کتاب نما

دہشت گردی اور مسلمان، (عالمِ اسلام کا مقدمہ، عالمی ضمیر کی عدالت میں)، ثروت جمال اصمعی۔ ناشر: انسٹی ٹیوٹ آف پالیسی اسٹڈیز، نصر چیمبرز، بلاک ۱۹، مرکز ایف سیون، اسلام آباد۔ فون: ۲۶۵۰۹۷۱-۰۵۱۔ صفحات: ۲۵۰۔ قیمت: ۴۰۰ روپے۔

نائن الیون سے لے کر اب تک زبردست ابلاغی مہم کے ذریعے دنیا بھر کے انسانوں کو یہ سمجھانے کی کوشش کی جارہی ہے کہ لاقانونیت، فسطائیت، جبروتشدد اور ظلم وزیادتی کے ہر بڑے واقعے کے پیچھے مسلمانوں کا ہاتھ ہے۔ اِس طاقت ور مہم کا مقصد صرف یہ ہے کہ مسلمان نہ صرف اپنی تہذیب وثقافت، برائے نام اقتدار اور شناخت سے محروم ہوجائیں بلکہ دہشت گردی کی عالم گیر جنگ کے دست وبازو بن کر ہراُس علامت کو بیخ وبن سے اُکھاڑ پھینکیں جس کا تعلق قرآن، شریعت، اسلامی نظام یا مسلم طرز زندگی سے ظاہر ہوتا ہو۔

ثروت جمال اصمعی نے اس کتاب میں دلائل کے ساتھ یہ ثابت کیا ہے کہ انصاف کے کٹہرے میں کھڑا مسلمان سب سے بڑا ظالم نہیں بلکہ سب سے بڑا مظلوم ہے۔ جس عالمی استعمار نے سوپر پاور کے سائے تلے ایران، عراق، لبنان، افغانستان، فلسطین، بوسنیا میں مقتل سجائے ہیں، وہی اصل ظالم وجابر ہے، اور اس کی سازشوں کو سنجیدگی سے سمجھنے کی ضرورت ہے۔

پروفیسر خورشید احمد نے دیباچے میں تحریر کیا ہے کہ: مغربی اور امریکی مآخذ سے آنے والی چشم کشا دستاویزات کو بنیاد بنا کر ثروت جمال اصمعی نے اس کتاب میں عالمِ اسلام کا موقف اور مقدمہ عالمی رائے عامہ کے سامنے پیش کردیا ہے۔ ان کا اسلوب سادہ، منطقی، غیرجذباتی اور ہر انصاف پسند کو اپیل کرنے والا ہے۔

کتاب ۱۵ ابواب پر مشتمل ہے۔ مصنف نے بہ دلائل یہ ثابت کیا ہے کہ مغرب آمروں کا سرپرست ہے۔ نائن الیون یہود امریکی سازش تھی۔ افغانستان پر حملے کا مقصد دراصل کیسپین کے

تیل تک رسائی حاصل کرنا تھا۔ عراق کو سُنّی شیعہ اور کُرد علاقوں میں تقسیم کرنے کی سازش برسوں قبل تیار کی گئی تھی۔ مسلمانوں کو بدنام کرنے کے لیے سفید جھوٹ جس طرح گھڑے جاتے ہیں ان کی مثالیں بھی دی گئی ہیں۔ علاوہ ازیں سعودی عرب اور پاکستان بھی اُن کے اگلے اہداف میں شامل ہیں۔ اسرائیل کی حمایت میں واشنگٹن نے گذشتہ ۶۱ برس میں جو اقدامات کیے ہیں اور جس طرح تل ابیب کو قوت اور عالمِ عرب کو ہزیمت پہنچائی گئی ہے، اس کا مفصل تذکرہ ہے۔ اس ایجنڈے کو آگے بڑھانے کے لیے تھنک ٹینک، قرض فراہم کرنے والے ادارے، سرکاری ایوان اور غیرسرکاری تنظیمیں جس طرح سے کام کر رہی ہیں اُس کا بخوبی احاطہ کیا گیا ہے۔ آخر میں اس گرداب سے نکلنے کے لیے مسلم حکمرانوں، اسلامی تحریکوں، غیرسرکاری تنظیموں اور اہلِ فکر و دانش کے لیے جو حل تجویز کیا گیا ہے وہ بھی تفصیلی مطالعے کا حق دار ہے۔

نیلسن منڈیلا سے منسوب یہ جملہ خصوصی توجہ کا مستحق ہے کہ 'مسلمان اپنا مقدمہ مغرب کے حکمرانوں کے سامنے پیش کرتے ہیں، جب کہ ہم نے اپنا مقدمہ مغرب کے عوام کے سامنے پیش کیا'۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ مسلمانوں کا مقدمہ اور نقطۂ نظر عالمی راے عامہ کے سامنے ناقابلِ تردید حقائق اور شواہد کے ساتھ پیش کیا جائے۔ مغرب میں اسلام کی بڑھتی ہوئی مقبولیت اور اہلِ علم اور عوام کی سطح پر مسلمانوں کے موقف کو جاننے کی خواہش کے پیشِ نظر، بقول مصنف: ''اگر مغربی پالیسی سازوں کے مسلمانوں کے خلاف الزامات اور مہم جوئی کے اصل مقاصد، مغرب کے عام لوگوں کے سامنے سلجھے ہوئے انداز میں واضح کیے جائیں، اور مسلمان مغربی راے عامہ کی عدالت میں اپنا مقدمہ مستحکم دلائل و شواہد کے ساتھ پیش کریں تو ان کی یہ کوشش بے نتیجہ نہیں رہے گی''۔ (ص ۱۲)

زیرنظر کتاب اسی ضرورت کو پورا کرنے کے لیے ایک اہم کاوش ہے۔ حکمرانوں کو شیشے میں اُتارنے، نوجوان نسل کو جدید تعلیم، تعلیمی اداروں اور انٹرنیٹ کے ذریعے 'آزاد کلچر' سے روشناس کرانے اور عراق و افغانستان کے بعد لبنان، شام، پاکستان اور سعودی عرب کی اسلامی افواج کو استعمار کے غلام بنانے کے لیے جو سازشیں تیار کی جارہی ہیں، ان کے تفصیلی جائزے کے لیے بھی مصنف کو مذکورہ موضوعات پر قلم اٹھانا چاہیے۔ اسلام، عالم اسلام اور مسلمانوں کے مستقبل سے

دل چسپی رکھنے والے ہر شخص کو اس کتاب کا ضرور مطالعہ کرنا چاہیے۔(محمد ایوب منیر)

Islam: Essence and Spirit [اسلام: حقیقت اور روح]، محمد زبیر فاروقی۔
ناشر: دعوہ اکیڈمی، انٹرنیشنل اسلامک یونی ورسٹی، اسلام آباد۔ صفحات: ۹۸۔ قیمت: ۷۰ روپے

اسلام، پیغمبرؐ اسلام اور اسلام کے معاشی، معاشرتی اور سیاسی نظام کے خلاف جس قدر مضامین، تجزیے، ریسرچ رپورٹیں اور کتابیں منظرعام پر آچکی ہیں، اُن کو مدنظر رکھا جائے تو مسلم دنیا کا ردعمل محدود بلکہ نہ ہونے کے برابر محسوس ہوتا ہے، تاہم موقع بہ موقع ایسی کتابیں منظرعام پر آتی رہتی ہیں جن سے یہ تاثر دُور ہوتا ہے۔

محمد زبیر فاروقی پیشے کے لحاظ سے انجینیر ہیں۔ قبل ازیں اُن کی کتاب اسلام اور اُمت مسلمہ کو درپیش جدید چیلنج کے موضوع پر Islam, The Muslim World Community and Challenges of the Modern Age کے نام سے ۱۹۹۷ء میں شائع ہوچکی ہے۔ زیرنظر کتاب اس کا تسلسل ہے۔

پیش لفظ میں ظفر اسحاق انصاری کے اس نقطۂ نظر سے اتفاق کیا جانا چاہیے کہ مغربی ممالک اور مغربی عوام میں اسلام اور اسلامی تعلیمات کے بارے میں غلط فہمی کی ایک بڑی وجہ یہ بھی ہے کہ کسی بھی اسلامی ملک میں، اسلامی شریعت کو بھرپور طریقے پر نافذ نہیں کیا گیا ہے، نہ اس کے نفاذ کی عملی کوششیں کی جارہی ہیں۔ اس صورت حال میں مسلمانوں کو دہشت گرد، تنگ نظر اور امنِ عالم کا 'دشمن' قرار دینے کی دوڑ نہ ہو تو کیا ہو؟

چھوٹے چھوٹے مضامین میں انصاف، توازن، سماجی شعور، ایمان، توحید، شانِ رسالتؐ، نظائر کائنات، تحصیلِ علم، ماحولیاتی امور، دورِ صحابہؓ اور جدید چیلنجوں، مثلاً جوہری توانائی، سماجی ارتقا، میڈیا وار اور اسلام کے خلاف جنگ کو قرآن و حدیث اور مؤثر دلائل کے ساتھ موضوع بحث بنایا گیا ہے۔

اس کتاب میں خاندانی نظام اور اسلام کی اقتصادی برکات اور اسلامی احیا کے موضوعات کو بھی شامل کرلیا جاتا تو اس کی افادیت میں اضافہ ہوجاتا۔(م-ا-م)

شہدا کی سرزمین وادیِ بالاکوٹ ریاض احمد۔ ناشر: حرا بک سنٹر، ۷ ۱۳-اے، فرسٹ فلور، برنی پلازا، بالاکوٹ۔ صفحات: ۱۶۸۔ قیمت: ۲۰۰ روپے۔

وادیِ بالاکوٹ، جنت نظیر وادی ہونے سے زیادہ سیداحمد شہید اور شاہ اسماعیل شہید اور ان کی تحریک مجاہدین کے حوالے سے پہچانی جاتی ہے۔ اکتوبر ۲۰۰۵ء میں آنے والے زلزلے نے اس وادی کو ایک اور زاویے سے شہرت دی اور یہ علاقہ زلزلے سے بری طرح متاثر ہوا۔

زیرنظر کتاب وادیِ بالاکوٹ کے ایک جامع مطالعے کی حیثیت رکھتی ہے۔ مصنف نے بڑی عرق ریزی سے وادیِ بالاکوٹ کی تاریخ، جغرافیے، محل وقوع، آبادی، تعلیمی صورت حال، آب وہوا، تاریخی اہمیت، پہاڑ، جنگلات، فصلوں، جانوروں، شکار، کھیلوں، قوموں، قبیلوں، رسم ورواج، لباس وخوراک غرضیکہ مختلف پہلوؤں پر تحقیق کر کے وادی سے متعلق بنیادی معلومات کو یک جا کر دیا ہے۔ فاضل مصنف نے تحریکِ مجاہدین، سیداحمد شہید اور شاہ اسماعیل شہید کے تذکرے کے ساتھ مختصراً کشمیر وافغانستان کے شہدا کے حالاتِ زندگی بھی قلم بند کر دیے ہیں۔

اس کتاب کا ایک نمایاں پہلو اکتوبر ۲۰۰۵ء میں آنے والے خوفناک اور ہلاکت خیز زلزلے کے پس منظر اور پیش منظر کا تجزیہ کرتے ہوئے قرآن وسنت کی روشنی میں اللہ کی طرف سے قوموں کی آزمایش اور عذاب کا جائزہ لینا ہے۔ وادی کی خوب صورت تصاویر کے علاوہ زلزلے سے وادی کے مختلف علاقوں میں تباہی کی تصاویر بھی شاملِ اشاعت ہیں، نیز زلزلے کے پہلے اور زلزلے کے بعد کی احتیاطی تدابیر کا بھی احاطہ کیا گیا ہے۔

ایک اور اہم موضوع امدادی اداروں اور این جی اوز کی سرگرمیوں کا جائزہ اور ان کے پس پردہ مقاصد کا تجزیہ ہے کہ یہ ادارے مسلمانوں میں کام کرتے ہوئے کس طرح مسلمانوں کو دیگر مذاہب کی طرف راغب کرتے ہیں۔ خوب صورت سرورق کے ساتھ وادیِ بالاکوٹ پر یقیناً یہ ایک جامع کتاب ہے۔ (پروفیسر میاں محمد اکرم)

سیارہ (سالنامہ ۲۰۰۸ء)، مدیر: آسی ضیائی، حفیظ الرحمن احسن۔ ملنے کا پتا: ایوانِ ادب، اُردو بازار، لاہور۔ صفحات: ۴۲۰۔ قیمت: ۲۰۰ روپے۔

علمی و ادبی مجلہ سیارہ تعمیری اور فلاحی ادب کا نقیب ہے۔ اس کے مؤسس نعیم صدیقی

مرحوم تھے جو اپنی دیگر مصروفیات کے ساتھ ساتھ سیارہ کو ایک معیاری ادبی جریدہ بنانے کے لیے عمر بھر کوشاں رہے۔ اُن کی وفات کے بعد اُن کے رفقاے کار آسی ضیائی اور حفیظ الرحمن احسن اس کارِ خیر کو جاری رکھے ہوئے ہیں۔

یہ شمارہ مختلف شعری و نثری اصناف سے عبارت ہے۔ غزلیات، منظومات، حمدیہ و نعتیہ کلام کے ساتھ ساتھ تحقیقی و تنقیدی مقالات، افسانہ، انشائیہ، مزاح، غرض ہر صنفِ ادب کی نمایندگی موجود ہے۔ 'دانائے راز' کے عنوان سے تفہیمِ اقبال سے متعلق گوشے میں ایک مذاکرہ اور دو مضامین شامل ہیں۔ مضامین ڈاکٹر عبدالمغنی اور ڈاکٹر مقبول الٰہی کے ہیں جن میں بالترتیب 'طلوعِ اسلام' اور 'قادیانیت اور اقبال' کا مطالعہ کیا گیا ہے۔ مذاکرہ ڈاکٹر نیر مسعود (لکھنؤ)، شمس الرحمن فاروقی (الٰہ آباد) اور عرفان صدیقی مرحوم (بھارت) کے مابین ہے۔ گوشے ہی کا نہیں پورے رسالے کا اہم ترین حصہ ہے۔ یہ مذاکرہ لکھنؤ ریڈیو سے نشر ہوا تھا۔ اس کی تحریری صورت اس رسالے میں شامل کی گئی ہے۔ موضوع شعرِ اقبال کی مختلف جہتیں ہیں۔

مقالا[redacted] یوسف، مجاہد سید، ضیغم شمیروی اور ممتاز عمر کے مقالے شامل ہیں۔ ایک گوشہ م۔نسیم کی یاد میں قائم کیا گیا ہے۔ م۔نسیم ۲۰۰۷ء میں انتقال کر گئے تھے اور برعظیم پاک و ہند کی اُردو ادبی دنیا میں بطور افسانہ نگار معروف تھے۔ اس گوشۂ خاص میں اُن کی خدماتِ عالیہ کا جائزہ لیا گیا ہے۔

' رفتگاں ' کے تحت شعیب عظیم اور علامہ قمر عینی، حامد حسین اور ضیا محمد ضیا کو خراجِ عقیدت پیش کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ پچھلے ایک سال کے دوران وفات پانے والے اُردو دنیا کی اہم شخصیات کا مختصر ذکر شامل ہے۔

مجلّے میں ۱۲ انشایئے اور ۱۶ افسانے بھی شامل ہیں۔ بازنوشت کے طور پر قرۃ العین حیدر اور ذوالفقار تابش کی تحریریں شاملِ اشاعت ہیں۔ مکاتیب کے گوشے میں خطوطِ فرخ درانی بنام جعفر بلوچ موجود ہیں۔ اس کے علاوہ ڈاکٹر مقبول الٰہی سے مکالمہ بھی اس شمارے کا حصہ ہے۔ غیر ملکی ادب کی نمایندگی بھی ہے اور ایک فارسی نثریے کا ترجمہ 'فاتح رومی' کے نام سے جلیل نقوی نے کیا ہے۔

شاعری (غزلیات اور منظومات) میں شان الحق حقی، نعیم صدیقی، انور سدید، ناصر زیدی، رومی کنجاہی، قاضی حبیب الرحمن، غالب عرفان اور آسی ضیائی کے علاوہ دیگر متعدد شعرا کی غزلیات سیارہ کا حصہ ہیں۔ منظومات میں نعیم صدیقی، علیم ناصری، انور مسعود، جعفر بلوچ، تحسین فراقی اور حفیظ الرحمن احسن کے اسما نمایاں ہیں۔

آخر میں تقریباً ۱۱ کتب پر تبصرے شامل کیے گئے ہیں اور ادارے کے نام مختلف احباب کے خطوط شائع کیے گئے ہیں۔ غرض یہ رسالہ اپنی تعطلِ اشاعت کے باوجود، ادبِ اُردو کی خدمت کی اپنی قابلِ ستایش کوشش کیے جا رہا ہے۔ (ساجد صدیق نظامی)

ڈاکٹر عبدالخالق: حیات و خدمات، میاں خالد محمود۔ ملنے کا پتا: دارالاصلاح، بھائی پھیرو، ملتان روڈ، ضلع قصور۔ صفحات: ۴۲۶۔ قیمت: ۲۵۰ روپے۔

ڈاکٹر عبدالخالق مولانا مودودیؒ کے دیرینہ رفیق اور جماعت اسلامی کے بزرگ رکن تھے۔ زیرنظر کتاب ان کی حیات و خدمات کا تذکرہ ہے۔ مرحوم اخلاص، فقر و درویشی اور اعلیٰ اخلاق کے سراپا اور مثالی مبلغ و داعی الی اللہ تھے۔ مولانا مودودی کی ہدایت پر بھائی پھیرو کو دعوتِ دین اور شہادتِ حق کے فریضے کی ادایگی کے لیے تاحیات اپنا مسکن بنایا اور دارالاصلاح کے نام سے ایک ادارہ قائم کیا۔ ماہر چشم ہونے کے ناطے جہاں جسمانی امراض کا علاج کرتے، وہاں روحانی تزکیے کا بھی سامان کرتے، نیز لوگوں کے دکھ درد میں شریک ہوتے اور ان کے مسائل کے حل کے لیے بھرپور کوشش کرتے۔

تفہیم القرآن سے ان کو خصوصی شغف تھا۔ اسی کی بنیاد پر درس قرآن دیتے اور تفہیم القرآن کلاس کا باقاعدہ اجرا کراتے۔ کارکنوں کو ہدایت کرتے تھے کہ بلاناغہ اس کا مطالعہ کریں۔ بنیادی طور پر کتاب مصنف کی ڈائری ہے جس سے مرحوم کی شخصیت، جدوجہد اور خدمات کا بخوبی احاطہ ہوجاتا ہے۔ ذکر و اذکار، روحانیت اور شرکاے پروگرام کی تواضع کا خصوصی اہتمام ان کی شخصیت کا ایک نمایاں پہلو تھا۔ دعوت و تربیت اور کردار سازی کے لیے مفید رہنمائی ہے۔ (امجد عباسی)

اہم کام پہلے، اسٹیفن آر کووے، اے روجر میرل، ربیکا آر میرل، مترجم: حافظ مظفر محسن۔ ملنے کا پتا: علم و عرفان پبلشرز، اُردو بازار، لاہور- فون: ۷۳۵۲۳۳۲- صفحات: ۳۸۴۔ قیمت: ۲۵۰ روپے۔

مقاصدِ حیات کے تفاوت سے قطع نظر، مشرق و مغرب میں آسودگی، بہتر زندگی گزارنے اور کامیابی کی خواہش اکثر لوگوں میں صدیوں سے نہ صرف موجود ہے بلکہ روز بروز بڑھ رہی ہے۔ ترقی یافتہ قوموں نے محنت کی عادت اور وقت کی بہتر تنظیم اور استعمال کے ذریعے زندگی گزارنے کے سلیقے سیکھ لیے اور ان کے ہاں دانش ور، ماہرین نفسیات اور ماہرین سماجیات نت نئے طریقوں سے عوام کو آگاہ کرتے ہیں کہ منصوبہ بندی اور سوچ بچار سے کس طرح زندگی گزارنے کے لیے ترجیحات کا تعین کیا جائے۔ زیرنظر کتاب میں بھی انھی ترجیحات کی اہمیت کو اجاگر کیا گیا ہے۔

کتاب ۴ حصوں اور ۱۵ ابواب پر مشتمل ہے۔ اس میں ایسے محنتی اور ذہین لوگوں کے تجربات بھی مذکور ہیں جنھوں نے اپنی ذہانت سے مشکلات پر قابو پایا اور زندگی میں ترجیحات کی اہمیت کو اجاگر کیا۔ اس بات پر زور دیا گیا ہے کہ کام کی نوعیت اور اہمیت کو سمجھا جائے اور اہمیت کی شناخت ہی زندگی کے حقیقی رُخ کی سمت نما ٹھیرتی ہے۔ مصنفین کا کہنا ہے کہ اہم کام پہلے ہی حقیقی رُخ ہے۔ کتاب میں وقت کی تنظیم (ٹائم منیجمنٹ) کا نظریہ ایک نئے انداز میں پیش کیا گیا ہے۔ ترجیحات کے تعین کے لیے عملی تدابیر بتائی گئی ہیں، نیز پُرسکون اور کامیاب زندگی کے لیے عملی رہنمائی دی گئی ہے۔ کتاب ذرا ٹھیر ٹھیر کر پڑھنے کا تقاضا کرتی ہے۔(عبداللّٰہ شاہ ہاشمی)

شہید ناموسِ رسالتؐ رانا عبدالوہاب۔ ناشر: ادارہ مطبوعات طلبہ، ۱-اے، ذیلدار پارک، اچھرہ، لاہور۔ صفحات: ۱۷۴۔ قیمت: ۱۵۰ روپے۔

علامہ اقبال نے ایک موقع پر مسلمانوں کی بے حسی کے پیش نظر انھیں راکھ کا ڈھیر قرار دیا تھا مگر راکھ کے اس ڈھیر کے اندر کہیں کہیں چھپی چنگاریاں بھی موجود ہیں جو جذبۂ عشق رسولؐ کی بدولت شعلۂ جوالہ بن جاتی ہیں۔ عامر عبدالرحمن چیمہ بھی ایسی ہی ایک چنگاری تھا جس نے ناموسِ رسالتؐ کے لیے اپنی جان کا نذرانہ پیش کر دیا۔

زیرنظر کتاب میں اولاً گستاخِ رسولؐ کی سزا اور تاریخ کے ان واقعات کا ذکر کیا گیا ہے

جب سرورِ کونینؐ کی شان اقدس میں بعض بدبختوں نے اس جرم کا ارتکاب کیا۔ قرآن وحدیث میں اس کے متعلق ارشادات بھی دیے گئے ہیں۔ ثانیاً اس کتاب میں عامر عبدالرحمن شہید کی زندگی بچپن، لڑکپن، نوجوانی اور خاندانی حالات کا تذکرہ ہے۔ ثالثاً ان کے گھر کے افراد کے تاثرات اور مولانا اظہر مسعود اور عرفان صدیقی کی نگارشات شامل ہیں جو عامر عبدالرحمن کو خراجِ تحسین پیش کرنے کے لیے لکھی گئی ہیں۔ شہید دورِ طالب علمی میں اسلامی جمعیت طلبہ سے وابستہ رہے۔ یہ تفصیلات پہلی بار سامنے آئی ہیں۔ (محمد ایوب لِلّٰہ)

تاجرو جنت کیسے جاؤ گے؟، مولانا مفتی محمد ارشاد۔ ناشر: زم زم پبلشرز، شاہ زیب سنٹر، نزد مقدس مسجد، اُردو بازار، کراچی۔ صفحات: ۱۸۰۔ قیمت: ۱۴۰ روپے۔

اللہ تعالیٰ نے انسان کو اس لیے پیدا کیا ہے کہ اسے آزمائے، دنیا میں رہے لیکن دنیا ہی کا ہو کر نہ رہ جائے۔ تجارت کے پیشے میں رزق کا ۹ فی صد حصہ رکھا گیا ہے۔ بظاہر ایک خالص دنیوی کام لیکن اسی کام کو دینی ہدایات کے مطابق انجام دیا جائے تو یہ جنت میں لے جائے گا، اور اگر جواب دہی سے بے نیاز ہو کر نفس کے کہنے پر عمل کیا جائے تو جہنم میں لے جاسکتا ہے۔

تجارت کے بارے میں اللہ کے رسولؐ کی جو بھی ہدایات ہیں مولانا مفتی محمد ارشاد نے وہ سب اس ۲۰۰ صفحے کی اس کتاب میں جمع کردی ہیں۔ ضروری فقہی مسائل بھی آگئے ہیں۔ سود کے حوالے سے بھی ذکر موجود ہے۔ ۱۸ صفحات کی فہرست پر نظر ڈالی جائے تو کتاب کی وسعت کا اندازہ ہوجاتا ہے۔ ایک مسلمان کی حیثیت سے ایک تاجر کا طرزِ عمل کیا ہونا چاہیے؟ اس بارے میں جو کچھ پہلے پڑھا تھا، وہ سب اس کتاب میں موجود ہے۔ مگر یہ کتاب اپنی موجودہ صورت میں ملک کے کتنے تاجروں کے ہاتھ میں جائے گی جو اس سے استفادہ کریں یا عمل کریں۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ وقت کے مقبول ترین بزنس مینجمنٹ کے نصاب میں اس کے ضروری نکات آجائیں۔ دوسری ضرورت یہ ہے کہ اس میں سے عملی باتیں اخذ کر کے مختصر معیاری اور خوبصورت شائع کی جائے اور بازاروں میں گھوم کر ہر تجارت کرنے والے کے ہاتھ میں پہنچائی جائے۔ ناجائز

حرام کمائی پر وعید سے آغاز کے بجاے اختتام اس پر ہوتا تو بہتر ہوتا۔(مسلم سجاد)

سنہرے لوگ ڈاکٹر محمد وسیم انجم۔ ناشر: انجم پبلشرز، کمال آباد۳، راولپنڈی۔ صفحات:۲۱۰۔ قیمت:۲۰۰ روپے۔

یہ کتاب۱۶ مذہبی، سماجی اور ادبی، معروف اور غیرمعروف شخصیات کے خاکوں اور تعارفات پر مشتمل ہے۔ ان میں سے چند ایک معروف ہیں، مثلاً ڈاکٹر بشیر سیفی، زہیر کنجاہی، حکیم یوسف حسن وغیرہ مگر زیادہ تر افراد غیرمعروف ہیں۔ لیکن شہرت اور نام وری سے قطع نظر ڈاکٹر وسیم انجم کے ممدوح غیرمعروف لوگ بھی اپنے کردار اور عمل کے لحاظ سے نادر روزگار حیثیت رکھتے ہیں اور ان کی وضع داری، نیک نفسی اور بلند کرداری کی وجہ سے ان میں ایک کشش محسوس ہوتی ہے۔ ان میں کچھ شہدا ہیں اور کچھ بزرگانِ دین۔ کہیں کہیں عبارت بوجھل محسوس ہوتی ہے اور کہیں جملوں کی طوالت کے سبب تحریر کا حسن ماند پڑ جاتا ہے۔ مصنف نے خاکے لکھتے ہوئے غیر جانب داری سے کام لیا ہے، تاہم ان کے ہاں ہمدردی کا پہلو موجود ہے جو خاکہ نگاری کا ایک بنیادی وصف مانا جاتا ہے۔ بعض اوقات یہ احساس ہوتا ہے کہ ممدوح حضرات کے متعلق مصنف کا مشاہدہ کچھ زیادہ گہرا نہیں ہے۔ کتاب میں ماضی کے چند دل چسپ واقعات کا ذکر بھی ملتا ہے۔ مجموعی حیثیت سے وسیم انجم کی یہ کاوش قابلِ ستایش ہے۔(رضوان احمد مجاہد)

تعارف کتب

$ **اہل علم کے خطوط** محمد یوسف نعیم۔ ملنے کا پتا: مکتبہ ایوبیہ، اے ایم نمبر۱، برنس روڈ، کراچی۔ صفحات:۱۲۸۔ قیمت:۸۰ روپے۔[مؤلف کے نام متعدد اہلِ قلم کے خطوط۔ بڑا موضوع: علمی مسائل و نکات۔ مؤلف کے اپنے خطوط بھی شامل ہیں۔ مکتوب الیہم کے مختصر سوانح۔ بعض خطوں میں مفید نکتے آگئے ہیں مگر زیادہ تر خطوط کو بحیثیت ایک 'یادگار' کے محفوظ کرنے کی سعی کی گئی ہے۔]

$ **بندۂ مومن** محمد صدیق تہامی۔ ملنے کا پتا: مکان ۱۰۲۸، سیکٹر جی۱۰/۴، اسلام آباد۔ صفحات:۱۱۸۔ قیمت:۱۲۰ روپے۔[قرآن مجید کا جامع تعارف، اسلام کے بنیادی عقائد، عبادات کا مقصد اور تقاضے، اخلاقی تعلیمات، اسلامی معاشرت، رزقِ حلال، آخرت کی فکر اور احوال، اللہ سے محبت اور اصلاح احوال کے لیے توبہ کی روش کے تحت ان رویوں کو پیش کیا گیا ہے جو ایک مسلمان کے کردار اور شخصیت کا حصہ ہونے چاہییں۔ خواتین سے اسلام کے مطالبات اور فرائض و حقوق کے علاوہ ان رسوم و رواج پر بھی گرفت کی گئی ہے جو دین